پاکستان کے ایک گاؤں میں بدلتی ہوئی زندگیاں

پال وولفووٹز طلباء اور ڈھوک تبارک کے گاؤں والوں کے ساتھ چہل قدمی کرتے ہوئے۔ فوٹو گرافر قیوم میر۔

اسلام آباد، ۱۵ اگست ۲۰۰۵ء۔۔۔ اپنے دورۂ پاکستان کے دوسرے دن، عالمی بینک کے صدر پول وولفووٹز کو بتایا گیا کہ کیسے غریب لوگ اپنے معیارِ زندگی کو بہتر بنا سکتے ہیں جب انہیں فیصلہ کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے اور خواتین کو معاشرہ میں ایک نمایاں کردار دیا جاتا ہے۔

انہیں ترقی کی یہ سبق آموز داستان ان لوگوں سے سننے کو ملی جو سب سے اچھے طریقے سے اسے بیان کر سکتے تھے: یعنی وہ مرد اور خواتین جو خود اس تجربہ سے گزرے ہیں۔

اپنی بے حد مصروف صبح صوبہ پنجاب کے گاؤں ڈھوک تبارک کے رہائشیوں کے ساتھ گزارتے ہوئے وولفووٹز کو معلوم ہوا کہ کیسے ایک سابق فوجی ملک مبارک علی، گاؤں کی گھریلو خاتون ریحانہ کوثر اور دوسرے افراد نے ۲۰۰۱ء میں اکٹھا ہو کر اپنی دھول سے اٹی ہوئی، بدحال اور پس ماندہ بستی میں ایک کمیونٹی گروپ تشکیل دیا۔

آج ان کا گاؤں بے حد مختلف ہے۔ ہر مکان کے پاس پانی اور نکاسئ آب کے کا نظام موجود ہے۔ سڑکیں اور راستے پختہ ہیں۔ ایک چلتا ہوا اسکول ہے۔ ملیریا اور اسہال کی بیماری کے واقعات بہت کم ہیں۔

انفراسٹرکچر کے ساتھ چھوٹی مالیت کے قرضے آئے۔ گاؤں کے باسیوں نے اپنے کاروبار کو پھیلانے کیلئے چھوٹے قرضے حاصل کئے اور ساتھ ہی بچت کی عادت بھی اپنائی۔ انہوں نے بجٹ کا انتظام اور حساب کتاب رکھنے کے طریقے سیکھے ہیں۔ گاؤں میں اب تین کمیونٹی گروپ ہیں، دو خواتین کیلئے اور ایک مردوں کیلئے۔ اس سب کے نتیجے میں، ان کی آمدن بڑھ گئی ہے اور زمین کی قیمت میں اضافہ ہوا ہے۔

پال وولفووٹز آسنیہ عاصم سے تبادلۂ خیال کرتے ہوئے، جنہوں نے عالمی بینک کا ۲۰۰۵ء میں منعقد کیا گیا مقابلہ مضمون نویسی جیتا ہے۔

’’ہم جانتے تھے کہ ہمارے مسائل کیا ہیں۔ پانی کی عدم موجودگی اور مچھروں کی نشونما کرنے والے ٹھہرے پانی کے تالابوں والے کیچڑ سے اَٹے راستے،‘‘ مبارک علی نے کہا۔

’’مگر ہم اس کا حل نہیں جانتے تھے۔ جب تک کہ ہمارا رابطہ دیہی تعاون کے قومی پروگرام (NRSP) سے نہیں ہوا۔ اس پروگرام نے، جو کہ عالمی بینک کی مالی امداد سے چلنے والے پاکستان کے غربت مٹانے کے فنڈ (جسے PPAF کہا جاتا ہے) کی ایک ساتھی تنظیم ہے، ہمیں ایک کمیونٹی گروپ تشکیل دینے کی ترغیب دی،‘‘ انہوں نے کہا۔

گاؤں کے افراد نے بار بار کمیونٹی گروپ تشکیل دینے اور خواتین کو شریک کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔

’’ایک بار جب ہم ایک کمیونٹی کی طرح ساتھ مل گئے تو ہمارے ذہن کُھلے،‘‘ ریحانہ نے کہا۔ ’’ہم نے سیکھا کہ باہر کی دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ اور بنیادی بات یہ ہے کہ ہم خواتین بھی برابر کی شامل تھیں۔‘‘

وولفووٹز ریحانہ کی دی ہوئی گاڑی کی مثال سے بہت خوش ہوئے: ''عورت اور مرد دو پہیّوں کی طرح ہیں۔ اگر ایک دوسرے سے تیز چلے گا تو گاڑی نہیں چل سکے گی۔'' ریحانہ کا کہنا یہ تھا کہ یہ خواتین ہی ہوتی ہیں جو ایک گاؤں اور خاندانوں کے اصل مسائل کو بہتر طور پر جانتی ہیں۔

جب وولفووٹز نے پوچھا کہ عالمی بینک کی مالی امداد سے چلنے والے PPAF نے کمیونٹی کی مدد کس طرح کی، تو ریحانہ نے اسی مثال کو آگے بڑھایا۔ ''اپنے فنڈز کے ذریعے اس نے گاڑی کو چلانے کے لئے ایندھن فراہم کیا،'' انہوں نے کہا۔

گاؤں والوں نے PPAF اور اس کی ساتھی NRSP کے کردار کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ ''یہ ہمیں بڑھاوا دے رہی ہے اور ترغیب دے رہی ہے، ہمیں روشن خیال بنا رہی ہے، فنڈ مہیاّ کر رہی ہے اور ہمیں بچت کرنا اور بجٹ چلانا سکھا رہی ہے۔''

ایک اور خاتون آسیہ کے بیان کے مطابق: ''ہم نے سیکھا ہے کہ اپنے مسائل کے حل کیلئے اپنے ہی وسائل کو کس طرح استعمال کیا جائے۔''

اس ملاقات کو شہری نوجوانوں کے ایک گروپ نے اور بھی خوشگوار بنا دیا، جن کے لئے بینک نے دن کے پہلے حصہ میں گاؤں کے دورے کا انتظام کیا تھا۔ اس گروپ کیلئے ان کے اپنے ملک میں ترقی پر عمل ہوتے دیکھنے کا یہ ایک براہِ راست تجربہ تھا۔ انہوں نے بھی اپنے تاثرات سے وولفووٹز کو آگاہ کیا۔

''یہ دیکھنا بہت شاندار تجربہ ہے کہ کیسے ان لوگوں نے مل کر اپنی زندگیوں کو تبدیل کر لیا،'' وولفووٹز نے کہا۔ ''یہ ایک قابلِ تقلید نمونہ ہے۔''

PPAF پاکستان میں بینک کی بین الاقوامی ترقیاتی ایسوسی ایشن (IDA) کا سب سے بڑا قرضہ حاصل کرنے والا فنڈ ہے۔ یہ غیر سرکاری تنظیموں (NGOs) اور نجی شعبے کی تنظیموں کو، جو غریبوں کے ساتھ مل کر کام کرتی ہیں، انفراسٹرکچر سے متعلق امداد، چھوٹی مالیت کے قرضے اور استعداد بڑھانے والی خدمات فراہم کرتا ہے۔ اس وقت یہ ملک بھر میں ۴۰،۰۰۰ کمیونٹی آرگنائزیشنز کے ساتھ کام کر رہا ہے، اور ۱۸۰ ملین امریکی ڈالر سے زیادہ کا قرضہ دے چکا ہے۔